السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میاں بیوی کا نکاح کے بعد ایک دن اکٹھے رہے، پھر اس کے بعد خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا اور بیوی نے طلاق کے پانچویں دن دوسرے مرد سے نکاح کر لیا، یعنی قبل از عدت اب گزارش یہ ہے کہ مذکورہ نکاح شریعت کے مطابق جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیئے کہ مذکورہ صورت میں یہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ قبل از عدت کیا گیا نکاح ناجائز ہے اور طلاق کی عدت تین حیض ہے جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَ لمُطَلَّقَـٰتُ يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَـٰثَةَ قُرُوٓءٍ (البقرة:٢٢٨)

''یعنی طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو نکاح سے بچا کے رکھیں۔''

اور یہ حکم اس عورت کے لیے ہے جس کو حمل نہیں ہے اور اگر کوئی حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے جس طرح قرآن میں ہے :

يَحِضنَ وَأُو لَـٰتُ لأَحمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعنَ حَملَهُنَّ (الطلاق:٤)

''یعنی حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل (بچہ پیدا ہونا) ہے۔''

لیکن اگر حیض آتا ہی نہیں صغر سنی یا کبر سنی کی وجہ سے تو اس کی عدت تین مہینہ ہے جس طرح قرآن میں ہے :

وَ لّـٰٓـِٔى يَئِسنَ مِنَ لمَحِيضِ مِن نِسَآئِكُم إِنِ رتَبتُم فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَـٰثَةُ أَشهُرٍ وَ لّـٰٓـِٔى لَم يَحِضنَ (الطلاق:٤)

''اور وہ عورتیں جو حیض سے نہ امید ہو چکی ہیں اگر تمھیں کوئی شک ہے تو ان کی عدت تین ماہ ہے یا جن عورتوں کا ابھی حیض نہ آتا ہو۔''

بہر حال دوران عدت نکاح کرنا جائز نہیں ہے جس طرح قرآن میں ہے :

وَلَا تَعزِمُوا عُقدَةَ لنِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبلُغَ لكِتَـٰبُ أَجَلَهُ (البقرة:٢٣٥)

''یعنی جب مقررہ عدت اپنے خاتمہ تک نہ پہنچ جائے تب تک نکاح کا ارادہ نہیں کرو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر 449

محدث فتویٰ